FFC
فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ
سونا
یوریا

FARM ADVISORY CENTRE
SOIL & WATER
RM ADVISORY CENTRE

FERTILIZER USE EFFICIENCY
FFC

کیلے کی کاشت

کیلا ایک لذیذ اور خوش ذائقہ پھل ہے جو پوری دنیا میں پسند کیا جاتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق کچے کیلے میں زیادہ حیاتین پائے جاتے ہیں اس لیے کوئی دوسرا پھل نمکیات اور غذائی اعتبار سے اس کا مدِ مقابل نہیں ہے۔

تاریخی شواہد کے مطابق دنیا میں کیلا پہلے پہل جزیرہ نما ملایا یا اس کے آس پاس بنگلہ دیش کے جنگلوں میں پودے کی صورت میں پایا گیا جو مرطوب علاقے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ دنیا کے دوسرے گرم مرطوب علاقوں میں اس کی افزائش کی گئی۔ اس وقت کیلا دنیا کے کئی ممالک میں کاشت ہو رہا ہے جن میں میکسیکو، ویت نام، بھارت، ملایا، ملائشیا، چین، فلپائن، جنوبی اور مشرقی افریقہ، نیوزی لینڈ، سپین، پرتگال، گوئٹے مالا، برازیل، کوسٹاریکا، برٹش ہنڈیورس، ویسٹ انڈیز اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ پاکستان میں کیلا زیادہ تر حیدرآباد، ٹنڈو الہ یار، مٹیاری، نوشہرو فیروز، شہید بے نظیر آباد، میرپور خاص، خیرپور، سکھر و سانگھڑ اور بدین میں کاشت ہوتا ہے۔ یہاں کیلے کی اعلیٰ اقسام کاشت کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ کے دوسرے اضلاع، پنجاب اور کچھ سرحدی علاقوں میں بھی کیلا کاشت کیا جاتا ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے 87 فیصد کیلا سندھ میں کاشت ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں کیلے کی فی ایکڑ پیداوار دیگر ممالک سے کم ہے اگر ہمارے کاشتکار مندرجہ ذیل باتوں کو ملحوظ خاطر رکھیں تو کیلے کی فی ایکڑ پیداوار میں کئی گنا اضافہ کر سکتے ہیں۔

- آب و ہوا
- زمین کا انتخاب اور تیاری
- ترقی دادہ اقسام
- افزائش
- آبپاشی
- کھادوں کا متوازن استعمال
- گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی
- پودوں کو سہارا دینا
- بیماریوں کا تدارک
- بروقت برداشت
- پھل کی تیاری
- پیداوار

آب وہوا

کیلے کی منافع بخش کاشت کیلئے گرم مرطوب آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ آب وہوا خط استوا کے دونوں اطراف واقع منطقہ ہائے حارہ میں پائی جاتی ہے کیلے کی منافع بخش کاشت کیلئے وہ علاقے زیادہ موزوں ہیں جہاں کا درجہ حرارت 27 ڈگری سینٹی گریڈ سے 29 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان رہے اور یہ 38 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز نہ کرے۔ نیز کبھی 15 ڈگری سینٹی گریڈ سے کم بھی نہ ہو۔ ان علاقوں میں سالانہ اوسط بارش 35 سے 40 انچ تک ہو تو زیادہ موزوں تصور کیے جاتے ہیں۔ اگر بارش کم ہو تو مصنوعی طریقے سے پانی کا سپرے کیلے کی پیداوار اور کوالٹی پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔

صوبہ سندھ چونکہ سمندر کے نزدیک واقع ہے اور اس لیے ان علاقوں میں نمی کی شرح 60 فیصد سے زیادہ ہونے سے کیلے کی کاشت کامیاب رہی ہے۔ پاکستان میں آزادی کے بعد اس کی تجرباتی طور پر کاشت شروع کی گئی۔ یہ صوبہ سندھ میں اتنی کامیاب رہی کہ اس کا شمار علاقہ کی نقد آور فصلوں میں ہونے لگا اور اس وقت یہ صوبہ سندھ کے بیشتر علاقوں میں کامیابی سے کاشت کیا جارہا ہے۔

زمین کا انتخاب اور تیاری

کیلے کے لیے ہموار، زرخیز اور میرا زمین جس میں 4 تا 5 فٹ کی گہرائی تک بہتر نکاس ہو اور اس میں نامیاتی مادہ کی مناسب مقدار یعنی 2 فیصد تک موجود ہو زیادہ موزوں تصور کی جاتی ہے۔ کلر اور تھور سے پاک زمین میں اس کی بہتر کاشت ہوتی ہے۔
زمین کی تیاری سے پہلے راؤنی کریں پھر گہرے ہل مثلاً رجہ ہل/چزل ہل اور ڈسک پلو وغیرہ (جو آپ کی زمین کے لیے موزوں ہوں) کی مدد سے زمین کو گہرائی تک کھولیں پھر روٹاویٹر یا سہاگہ کی مدد سے زمین کو نرم، ہموار اور بھربھرا کرلیں۔ یہ سارا کام جنوری کے مہینے میں مکمل کرلیں۔

ترقی دادہ اقسام

دنیا میں کیلے کی سینکڑوں اقسام کاشت ہو رہی ہیں لیکن پاکستان میں کاشت کی جانے والی اقسام بصرائی یا میرپوری اور ولیم ہائبرڈ مشہور ہیں۔ لیکن ان سب اقسام میں بصرائی زیادہ کامیاب رہی ہے کیونکہ اس کا پودا قد میں چھوٹا لیکن اس کی پھلیاں موٹی، گچھے بڑے اور وزن دار ہوتے ہیں۔ ایک نئی قسم ولیم ہائبرڈ بھی ہے جو بصرائی سے قدرے بہتر پیداوار دیتی ہے۔ بہرحال جن علاقوں میں کورے کا خطرہ نہ ہو وہاں بصرائی اور ولیم ہائبرڈ اقسام کاشت کریں اور جن علاقوں

میں کورے کا خطرہ ہو وہاں فلپائنی اقسام زیادہ موزوں تصور کی جاتی ہیں۔ حال ہی میں پی اے آر سی نے تین ٹشو کلچر قسم متعارف کرائیں ہیں جن میں ھشا نگ، B-10 اور W-11 شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ٹشو کلچر قسم گرانڈ نائین (Grand Naine) بھی کاشت ہو رہی ہے۔

وقتِ کاشت

کیلا فروری، مارچ اور اگست، ستمبر کے مہینوں میں کاشت کیا جاتا ہے لیکن فصل کی بوائی کا بہترین وقت فروری سے مارچ تک ہے کیونکہ اس فصل سے نومبر دسمبر تک 30-35 فیصد تک پہلی پیداوار لی جاسکتی ہے۔ نیز اگست و ستمبر میں کاشت کردہ پودوں پر سردی کا اثر زیادہ ہوتا ہے جس سے پودوں کی نشوونما رک جاتی ہے۔

افزائش

کیلے کی افزائش تمام دنیا میں ایک ہی طریقہ سے ہوتی ہے یعنی اس کی افزائش کیلئے جڑوں سے نکلے ہوئے زیر بچوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ان زیر بچوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ پہلی قسم تلوار نما اور دوسری کو چوڑے پتوں والے زیر بچے کہا جاتا ہے۔ کیلے کے تلوار نما زیر بچوں کی کونپل بہت جاندار اور جڑ موٹی ہوتی ہے اسکی کونپلیں بڑے تنے کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ تلوار نما زیر بچوں کو چوڑے پتوں والے زیر بچوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ کیونکہ چوڑے پتوں والے زیر بچے پتوں کی نشوونما کے دوران خوراک کی زیادہ مقدار صرف کرتے ہیں۔ جس سے پھل کو زیادہ خوراک نہیں مل پاتی۔ چوڑے پتوں والے زیر بچے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جس وقت بڑے پودے کاٹ دیئے جاتے ہیں لہٰذا باغ لگاتے وقت زیر بچوں

کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لیا جائے کیونکہ ان کا اثر پودوں کی نشوونما اور فصل پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عام طور پر فروری مارچ میں لگائے گئے پودوں میں جولائی اگست کے مہینوں میں پھول آنا شروع ہوجاتے ہیں لیکن ان سے حاصل شدہ پھل بہت کم اور چھوٹے سائز کا ہوتا ہے جو اکثر گر جاتا ہے اور مادری پودا خشک ہوجاتا ہے۔ اس لیے ماہرین کی رائے کے مطابق ابتدائی پودے فصل حاصل کرنے کیلئے نہیں رکھنے چاہیے بلکہ ان مادری پودوں سے اپریل مئی میں نکلنے والے زیر بچوں سے ایک شمشیر نما پتوں والا صحتمند زیر بچہ چھوڑ کر باقی زیر بچوں کو کاٹ دیں اس طرح ایک زیر بچہ مئی جون میں اور ایک جولائی اگست میں رکھ کر باقی سب زیر بچے کاٹ دیں یعنی ایک گڑھے میں صرف تین بچے پھل کیلئے رکھے جاتے ہیں۔

ان زیر بچوں کے انتخاب کیلئے درج ذیل باتوں کو ذہن میں رکھیں:

i۔ زیر بچے ایسے پودوں سے منتخب کیے جائیں جن سے اس سے پہلے ایک جیسی اور زیادہ پیداوار حاصل ہوچکی ہو اور ان کے گچھے اور پھلیاں بڑی قامت کی ہوں۔

ii۔ زیر بچے ہمیشہ تندرست پودوں سے لینے چاہئیں جن کی عمر 4-6 ماہ ہو بڑے زیر بچوں سے پھل جلدی آجاتا ہے لیکن گچھے بہت چھوٹے رہ جاتے ہیں۔

iii۔ پودے نکالتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ مادری پودے کی جڑیں زخمی نہ ہوں زیر بچوں کو فوراً بونے سے ہفتہ بعد نئی جڑیں اور کونپلیں نکل آتی ہیں۔

iv۔ زیر بچے صحت مند یعنی کیڑوں اور بیماریوں سے پاک ہونے چاہیے۔

v۔ چوڑے پتوں والے زیر بچوں کا انتخاب نہ کریں کیونکہ یہ دیر سے پھل دیتے ہیں اور ان کی کوالٹی بھی خراب ہوتی ہے۔

طریقہ کاشت:

پودوں کے درمیانی فاصلے کا انحصار قسم پر منحصر ہے تاہم بفیرائی قسم کے لیے 6 فٹ فاصلہ رکھا جاتا ہے۔ جنوری میں تیار شدہ زمین میں 6 فٹ کے فاصلے پر (2'x2'x2') کے گڑھے بنائیں۔ اس طرح گڑھے سے گڑھے اور لائن سے لائن کا فاصلہ 6 فٹ ہوجائے گا۔ ایک ایکڑ میں 1210 گڑھے بنیں گے۔ گڑھوں سے نکالی ہوئی مٹی کو 15 سے 20 دن کھلی فضا میں رکھیں تاکہ اس کو دھوپ اور ہوا اچھی طرح لگ جائے اور زمین میں موجود جراثیم وغیرہ ختم ہوجائیں۔

پودالگانے سے قبل گڑھے میں ایک مٹھی سوناڈی اے پی اور ایک مٹھی ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی اور آدھی مٹھی سونا یوریا ڈال کر اچھی طرح ملا دیں۔ اس کے اوپر مٹی کی ہلکی سی $1\frac{1}{2}$ تا 2 انچ موٹی تہہ چڑھا دیں تا کہ پودے کی جڑیں

براہِ راست کھاد سے مس نہ ہوں۔ یہ عمل کھیت کے تمام گڑھوں میں اپنائیں۔ اس طرح ایک ایکڑ میں تقریباً ایک بوری سوناڈی اے پی، ایک بوری ایف ایف سی ایس او پی یا $\frac{3}{4}$ بوری ایف ایف سی ایم او پی اور آدھی بوری سونا یوریا استعمال ہوگی۔ اس کے بعد پانی لگا دیں تا کہ گڑھوں کی مٹی بیٹھ جائے اور گوبر کی کھاد گل سڑ جائے۔ اس کے بعد ہر گڑھے میں ایک زیرِ بچہ رکھ کر اس کے چاروں طرف تقریباً 20 کلوگرام گوبر کی گلی سڑی کھاد کو مٹی کے ساتھ ملا کر گڑھے کو بھر دیں اور پاؤں کی مدد سے مٹی اچھی طرح دبا دیں تا کہ لگائے ہوئے زیرِ بچے ہلنے نہ پائیں اور بعد میں پودوں کو ہلکا سا پانی لگا دیں۔

آبپاشی

کیلے کی فصل کو دوسری فصلوں کی نسبت زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بڑے پتوں کی وجہ سے پانی کا اخراج بذریعہ بخارات زیادہ ہوتا ہے۔ پانی دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک دفعہ پانی دینے کے بعد جب زمین وتر کی حالت میں آجائے تو دوسرا پانی دے دیں اور یہ سلسلہ تواتر سے جاری رکھیں یا گرمیوں کے موسم میں ہر ہفتہ اور سردیوں

میں دو ہفتوں کے بعد آبپاشی کریں اور کبھی بھی فصل کو خشک نہ ہونے دیں۔ مگر خیال رہے کہ کھیت میں ایک جگہ پر زیادہ پانی نہ کھڑا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ زمین کو ہموار رکھا جائے۔ کیلے کی فصل کو کُہر سے بچانے کے لیے دسمبر میں باغ میں شام کے وقت ہلکا پانی دیتے رہیں۔ اس کے علاوہ کیلے کے خشک پتوں کو جلا کر رات کے وقت دھواں کریں۔ اس طرح فصل کُہر سے محفوظ ہو جائے گی۔

کھادوں کا استعمال

پودوں کی بہتر نشوونما اور اچھی پیداوار کیلئے کھادوں کا متناسب اور بروقت استعمال ضروری ہے۔ کھادوں کے منافع بخش اور مؤثر استعمال کیلئے زمین کا تجزیہ کروائیں تاکہ زمین کے طبعی و کیمیائی خواص کا پتہ لگایا جا سکے۔ اس مقصد کیلئے آپ قریبی سونا ڈیلر یا ہمارے زرعی ماہرین سے رابطہ قائم کر کے ایف ایف سی کی جدید مٹی اور پانی کے تجزیہ کی لیبارٹریوں سے اپنی زمین کا مفت تجزیہ کروا کر کھادوں کی صحیح مقدار اور طریقہ استعمال کے متعلق سفارشات حاصل کریں۔ اگر آپ نے تجزیہ اراضی نہیں کروایا تو درج ذیل فی ایکڑ عمومی سفارشات کے مطابق کیمیائی کھادیں استعمال کریں۔

نام کھاد	پہلے سال کی فصل (مئی سے اکتوبر)	دیگر سالوں کی فصل (فروری سے اکتوبر)
سونا یوریا	$\frac{3}{4}$ بوری ہر ماہ	1 بوری ہر ماہ
سونا ڈی اے پی	$\frac{3}{4}$ بوری ہر ماہ	$\frac{3}{4}$ بوری ہر ماہ
ایف ایف سی ایس او پی	1 بوری ہر ماہ	1 بوری ہر ماہ
یا ایف ایف سی ایم او پی	$\frac{3}{4}$ بوری ہر ماہ	$\frac{3}{4}$ بوری ہر ماہ

مندرجہ بالا شیڈول کے مطابق کھادیں پودوں کے قریب ڈال کر گوڈی کریں اور پانی لگا دیں۔ چونکہ ہماری اکثر زمینوں میں زنک اور بوران کی کمی موجود ہے۔ لہٰذا ماہرین کی رائے کے مطابق کیلے کے لیے ہر چار ماہ بعد سونا زنک (33 فیصد) بحساب 6 کلوگرام فی ایکڑ کے حساب سے استعمال کرنے سے پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں بوران کی کمی کو پورا کرنے کیلئے سونا بوران بحساب 3 کلوگرام فی ایکڑ سال میں ایک مرتبہ استعمال کریں۔

نامیاتی مادہ زمین کا ایک اہم جزو ہے جو زمین کی زرخیزی بڑھانے اور بہتر پیداوار کیلئے ضروری ہے۔ زمین میں اس کی مقدار 2 فیصد تک ہونی چاہیے لیکن ہماری بیشتر زمینوں میں نامیاتی مادہ ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ یہ زمین کے طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی خواص کو بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ کیمیائی کھادوں کی افادیت بڑھاتا ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لیے گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 8-10 ٹن فی ایکڑ (6 تا 8 کلوگرام فی پودا) دسمبر میں استعمال کریں۔

گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی

کیلے کی زیادہ تر جڑیں زمین کی سطح کے قریب سے خوراک جذب کرتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی وجہ سے فصل کو خوراک لینے میں دشواری کا سامنا رہتا ہے لہٰذا کیلے کی فصل کو ابتدائی مراحل میں ہلکی ہلکی گوڈیاں کر کے جڑی بوٹیوں سے محفوظ رکھیں۔ بعد میں جب پودے بڑے ہو جاتے ہیں تو یہ پوری زمین پر سایہ کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے جڑی بوٹیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ جب تک ممکن ہو زمین کی اوپر والی سطح کو سخت نہ ہونے دیں کیونکہ زمین سخت ہونے کی صورت میں پودوں کی جڑیں کھاد اور پانی جذب نہیں کر پاتیں۔

پودوں کو سہارا دینا

ایسے علاقے جہاں تند و تیز ہوائیں چلتی ہوں وہاں پودوں کے گر جانے کے امکانات ہوتے ہیں جو کیلے کی فصل کیلئے بہت زیادہ نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ کھیت کے چاروں طرف دیسی کیلے کے پودے لگا دیں۔ جو کہ قد میں بڑے ہوتے ہیں اور پھلدار پودوں کو ہوا کے دباؤ سے محفوظ رکھتے ہیں۔

بیماریوں کا تدارک

بیماری	پہچان / حملہ کی نوعیت	انسداد
گچھے کی چوٹی والی بیماری (Bunchy Top Disease)	پتے چھوٹے رہ جاتے ہیں جو گچھوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور پھلی ٹوٹ کر گر جاتی ہے۔ پتوں پر پیلے رنگ کے دھبے اور لکیریں پڑ جاتی ہیں۔ پتے آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پودوں کی جڑوں کا گلنا سڑنا اس کی اہم نشانی ہے۔ جس سے پودے پر پھل نہیں لگتا۔	صحت مند پودوں کے زیر بچے حاصل کیے جائیں۔ متاثرہ پودوں کو جڑوں سمیت نکال دیں اور گڑھے میں مٹی کا تیل ڈال دیں۔ گڑھوں میں بچے لگانے سے پہلے فیوراڈان ڈالیں۔ فصل کو صاف رکھیں اور کھادوں کا متوازن اور متناسب استعمال کریں۔ کالے تیلے کو کنٹرول کریں جو کہ اس بیماری کے پھیلنے کا اہم سبب ہے۔
فنگر ٹپ راٹ	پھلی کی کھال اور آخری حصہ پر کالے گول داغ پڑ جاتے ہیں۔ پھلی کالی ہو کر گل سڑ جاتی ہے۔	بورڈو مکسچر یا زرلیٹ (Zerlate) ایک کلوگرام 100 گیلن پانی میں ملا کر فی ایکڑ سپرے کریں۔
پتوں کا جھلساؤ	پتوں پر بھورے داغ پڑ جاتے ہیں اور اس کے گرد پیلے رنگ کا دائرہ بن جاتا ہے۔ پتے پھٹ کر ٹوٹ بھی جاتے ہیں۔	جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں۔ بورڈو مکسچر سپرے کریں یا کاپر آکسی کلورائیڈ ایک کلوگرام 100 سے 120 لٹر پانی میں ملا کر دو تین سپرے کریں۔
تنے کا گل جانا	پودے کا تنا گل سڑ جانے کے بعد وہ گر جاتا ہے۔ یہ بیماری ایک ہی زمین میں مسلسل کاشت سے پیدا ہوتی ہے۔	صحت مند بیج کا صحیح استعمال کریں۔ Fumigant کا سپرے کریں اور فصلوں کا ہیر پھیر کریں۔
پانامہ ولٹ	پرانے پتوں کا رنگ پیلا ہونے کے ساتھ کنارے سوک جاتے ہیں۔ پودے میں پانی کی کمی اور خوراک بنانے کا عمل رک جاتا ہے اور اس طرح پودا سوک کر ختم ہو جاتا ہے۔	بیماری ایک کھیت سے دوسرے میں پانی اور انسان کے نقل و حمل سے منتقل ہوتی ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں احتیاط کریں اور اس کے علاوہ صحت مند (ٹشو کلچر بیج) کا استعمال کریں۔

کیڑوں کا تدارک

کیڑا	پہچان / حملہ کی نوعیت	انسداد
کالا تیلا	یہ کیڑا پتوں کی نچلی طرف یا تنے کے نیچے ہوتا ہے بیمار پودوں سے رس چوس کر صحت مند پودوں میں وائرس منتقل کرنے کا سبب بنتا ہے۔	کونفیڈور کا سپرے دی گئی ہدایات کے مطابق کریں۔
نیماٹوڈ (سوراخ کرنے والے نیماٹوڈ اور پیچ دار نیماٹوڈ)	پودے کی جڑوں کو نقصان پہنچاتے ہیں جس سے خوراک کا جڑوں سے پودے تک جانے کا عمل رُک جاتا ہے۔ جڑوں میں گٹھلیاں بن جاتی ہیں۔ جڑوں کو کاٹ کر دیکھنے سے بھورے رنگ کی لکیریں نظر آتی ہیں۔	فیوراڈان 8 کلوگرام یا کیوریٹر 5-10 گرام پودے کے چاروں طرف بکھیر کر ڈالیں۔

بروقت برداشت

کیلے کے گچھے اس وقت توڑے جائیں جب پھلیاں اپنی جنس کے مطابق تیز ہرے رنگ کی ہو جائیں اور یہ پھلیاں موٹی اور گول ہوں۔ گچھے توڑنے کے بعد پھل کو پتوں سے ڈھانپ دیں تا کہ اس میں مناسب نمی موجود رہے۔ پھل کو دوپہر کے وقت نہیں کاٹنا چاہیے۔

پھل کی تیاری

کیلے کے لئے پھل کی کٹائی کے بعد سب سے بڑا مسئلہ اس کا پکانا ہے کیونکہ اکثر اس کی پکائی کے دوران کچھ کمی رہ جاتی ہے۔ گرم موسم میں کیلوں کو ڈبوں یا کریٹوں میں بند کر کے رکھ دیں تو چار سے چھ دنوں میں تیار ہو جاتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس سردیوں میں کیلوں کو پکنے میں 8 سے 10 دن لگ جاتے ہیں۔ اگر کیلوں کو جلدی پکانا مقصود ہو تو پھلیوں کو نیم کے تازہ پتوں میں لپیٹ کر کریٹوں میں بند کر دیں۔ اگر کیلے کو بڑے پیمانے پر پکانا ہو تو کیلوں کو پتے، گوبر اور بھو سے

سونا
یوریا